السنّة النبوية وعلومها
www.sunnah.global

میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے، میرے خیال میں آپ ﷺ بھوکے ہیں، تو کیا تمہارے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم (انس کی والدہ) سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے، میرے خیال میں آپ ﷺ بھوکے ہیں توکیا تمہارے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز ہے؟ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہاں ہے، یہ کہہ کر ام سلیم نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹا لیا اور اس کے ایک کنارے میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور اس دوپٹے کا کچھ حصہ میرےاوپر لپیٹ دیا، اس کے بعد مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا، چنانچہ میں اسے لے کر گیا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں بیٹھے ہوئےپایا، آپ ﷺ کے ہمراہ اور لوگ بھی تھے، میں ان کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:”کیا تم کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟“ میں نے عرض کیا :جی ہاں! پھر دریافت کیا :”کیا کھانے کے لیے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے (تمام لوگوں سے) فرمایا کہ اٹھو، پس سب لوگ چل دیے اور میں ان کے آگے آگے چلا یہاں تک کہ ابوطلحہ کے پاس پہنچ کر خبر دی تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے پاس تشریف لا رہے ہیں، اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ ہم ان (سب) کو کھلا سکیں، ام سلیم نے کہا: اللہ اور اس کےرسول بہتر جانتے ہیں، ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے باہر نکل کر چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی، پھر رسول اللہ ﷺ ان کے ہمراہ تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں گھر میں داخل ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:”ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ“، ام سلیم وہی روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں، رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کو توڑا گیا اور ام سلیم نے ان پر گھی کی کپّی نچوڑ دی جس نے ان کو سالن بنا دیا (یعنی وہ سالن کا کام دیا)، پھر رسول اللہ ﷺ نےجو کچھ اللہ نے چاہا،اس میں پڑھا (یعنی خیر و برکت کی دعا کی) اور فرمایا: ”دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو“، چنانچہ ابو طلحہ نے انھیں اجازت دی، انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہوگئے، پھر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو“، ابو طلحہ نے اجازت دی، انہوں نے بھی کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہوگئے، پھر چلے گئے، یہ سب ستر یا اسّی آدمی تھے۔ (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے کہ دس دس لوگ داخل ہوتے رہے اور نکلتے رہے، یہاں تک کہ کوئی نہیں بچا جو داخل ہوکر پیٹ بھر کھانا نہ کھایا ہو، پھر اس کھانے کو اکٹھا کیا گیا تو وہ ویسے ہی باقي تھا جیسے شروع میں تھا۔ ایک اور روایت میں ہےکہ دس دس کر کے اسّی لوگوں نے کھایا، اس کے بعد نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) بچا ہوا کھانا چھوڑا۔ ایک روایت میں ہے: پھر انہوں نے اتنا کھانا بچادیا کہ وہ پڑوسیوں کو بھی پہنچایا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما پایا اور آپ ﷺ کے پیٹ پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی، میں نے بعض صحابۂ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے؟ وہ کہنے لگے کہ بھوک کی وجہ سے، تو میں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا جو کہ ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر تھے،اور ان سے عرض کیا :اے ابا جان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی ہے، میں نے بعض صحابۂ رضی اللہ عنہم سے اس پٹی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی بھوک کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری والدہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ ام سلیم نے کہا: جی ہاں، میرے پاس روٹی کے کچھ ٹکڑے اور چند کھجوریں ہیں، اگر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اکیلے تشریف لائیں تو ہم آپ ﷺ کو سیراب کر دیں گے اور اگر آپ ﷺ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی آئے گا تو ان کے لیے کم پڑ جائے گا...پھر پوری

حدیث ذکر کیے

[صحیح] [متفق علیہ]

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ سخت بھوک کی حالت میں تھے۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی کمزور آواز سن کر حالت سے باخبر ہوگئے۔ چنانچہ اپنی بیوی ام سلیم سے نبی ﷺ کے بارے میں بتلایا اور پوچھا کہ کیا تم لوگوں کے پاس کچھ ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ ہاں، یعنی ہمارے پاس ایسی چیز ہے جس سے آپ ﷺ کی بھوک مٹ جائے گی،پھرجو کی روٹی کے چند ٹکڑے نکالے، پھر اپنا دوپٹا لیا اور اس کے ایک کنارے میں ان روٹیوں کو لپیٹ کر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے کے نیچے چھپادیا اورباقی دوپٹہ کو ان کے اوپر بطور چادر ڈال دیا تاکہ ڈھک جائے۔ جب انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ کو اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما پایا. پس میں ان کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا۔ (وہ کہتے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "کیا تم کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟"میں نے عرض کیا:جی ہاں! پھردریافت کیا :"کیا کھانے کے لیے؟" یعني کیا ابو طلحہ نےتم کو ہمیں کھانے کي دعوت دینے کے لیے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انس رضی اللہ عنہ آپ کو کھانا نہیں دے سکے کیونکہ کئی صحابہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھےاور وہ آپ کی عادت مبارکہ سے واقف تھے کہ آپ اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں پر ترجیح نہیں دیتے ہیں. اس لیے انس رضی اللہ عنہ کے لیے "ہاں" کہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ انھوں نے آپ کی دعوت کا اظہار کیا تاکہ ان کے ساتھ تنہا ابو طلحہ کے گھر چلے جائیں اور نبی ﷺ کو کھلانے کا مقصد حاصل ہو جائے۔ چنانچہ اس وقت آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھو چلو. پس سب لوگ چل دیے۔ انس رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے آگے آگے چلے۔ ایک روایت میں ہے: میں رسول ﷺ کے ساتھ آنے والے لوگوں کی کثرت سے غمزدہ تھا۔ انس کہتے ہیں: یہاں تک کہ میں ابوطلحہ کے پاس پہنچا اورانھیں خبردار کیا. تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ ہم ان (سب) کوکھلا سکیں۔ اس پرام سلیم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے معاملہ اللہ اور اس کے رسول کے سپرد کردیا، گویا ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ ﷺ نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے تاکہ کھانے کی زیادتی میں آپ کی کرامت ظاہر ہو، یہ ان کی عقل مندی اور زیرکی ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (استقبال کے لیے) گھر سے باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے ہمراہ تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہوئےتو رسول الله ﷺ نے فرمایا: ”جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ“، ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا استقبال کیا تو عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے پاس صرف روٹی کے چند ٹکڑے ہیں،جسے ام سلیم نے بنایا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: ابوطلحہ نے کہا کہ صرف روٹی کے چند ٹکڑے ہیں توآپ ﷺ نے فرمایا: ”یقینا اللہ اس میں برکت دےگا“، ایک اور روایت میں ہے کہ ابو طلحہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے انس کو صرف آپ کو بلانے کے لیے بھیجا تھا کیونکہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان تمام حاضرین کو آسودہ کرسکے. تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”(گھر میں) داخل ہو، جو کچھ تمہارے پاس ہے یقینا اللہ اس میں برکت دے گا“۔جب رسول الله ﷺ ابو طلحه کے گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا: ”ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ“، ام سلیم وہی روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان روٹیوں کے توڑنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان کو ریزہ ریزہ کیا گیا اور ام سلیم نے کپّی میں سے گھی نچوڑا جو ان ٹکڑوں کے لیے سالن ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اللہ نے چاہا، اس میں پڑھا، یعنی آپ ﷺ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس تھوڑے سے کھانے میں برکت نازل کر دے۔ ایک روایت میں ہے: چنانچہ میں اس کو لے کرآئی تو آپ ﷺ نےاس کے بندھن کو کھولا، پھر کہا: ”بسم الله اللهم أعْظِمْ فيها البركة“ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اے اللہ تواس میں برکت کو زیادہ کردے) اس کے بعد آپ ﷺ نےفرمایا: ”دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو“، چنانچہ ابو طلحہ نے انھیں جازت دی۔ انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہوگئے، پھر چلے گئے۔ آپ نے پھر فرمایا: ”دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو“، ابو طلحہ نے اجازت دی۔ انہوں نے بھی کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہوگئے، پھر چلے گئے۔ یہ سب ستر یا اسّی آدمی تھے۔(متفق علیہ) ایک روایت میں ہے کہ دس دس لوگ داخل ہوتے رہے اور نکلتے رہے یہاں تک کہ کوئی نہیں بچا جو داخل ہوکر پیٹ بھر کھانا نہ کھایا ہو۔ پھر اس کھانے کو اکٹھا کیا گیا تو وہ ویسے ہی باقي تھا جیسے شروع میں تھا۔ ایک اور روایت میں ہےکہ دس دس کر کے اسّی لوگوں نے کھایا۔ اس کے بعد نبی ﷺ اور گھر والوں نے کھایا اور (پھر بھی) بچا ہوا کھانا چھوڑا۔ ایک روایت میں ہے: پھر انہوں نے اتنا کھانا بچادیا کہ وہ پڑوسیوں کو بھی پہنچایا۔

لجنة الدعوة الإلكترونية
EDC E-Da'wah Committee

النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY